سماج کے بہترین کرداروں کے بارے میں اسلامی تعلیمات

Islamic Teachings about the Best Roles in Society

1. **Dr. Mian Faizan Ahmed**	2. **Dr. Naheed Arain**
Deputy Director of Institute of Educational Research & Development (IERD), The Eastern Public School Mirpurkhas, Sindh, Pakistan.	Chairperson, Department of Comparative Religions and Islamic Culture, University of Sindh Jamshoro.
Email: faizan.arain@scholars.usindh.edu.pk	**Email:** naheed.arain@usindh.edu.pk

3. Aijaz Ali Sodhar
PHD Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro.
Email: aijazsodhar58@gmail.com

To cite this article:

1. Dr.Mian Faizan Ahmed 2. Dr.Naheed Arain 3. Aijaz Ali Sodhar

, July – Dec Vol.5 Issue .2 (2024) Urdu

Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, 5(2),77-91 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

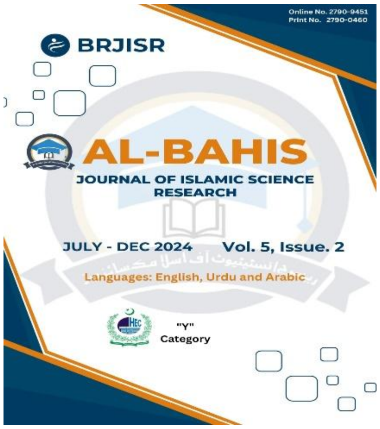

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

سماج کے بہترین کرداروں کے بارے میں اسلامی تعلیمات

Islamic Teachings about the Best Roles in Society

Abstract

All the orders of Islam are revealed from heaven. Islam binds man collectively. Islam is a religion that teaches people to live together and live in community. Encourages to maintain collectivity and be good in society. Prevents from breaking the collectivity and creating distortions in the society. It lays the foundation of a good society by raising the right model of the individual. Islam orders people to live within their circle by creating some rules, regulations and laws to keep social attitudes correct. Eliminates mutual discrimination. It also erases the difference of color and caste and high and low. Islam is a religion that binds a person to his home, family, then relatives then neighbors then society and fulfills their rights and keeps them dependent on certain limits and restrictions. Islam has made some rules to maintain the improvement of the social system and made it obligatory for the people to follow it. The glory of Islam is reflected in the principles on which the social structure is built. Islam has also defined the standards of good and evil in the society. They were not allowed to cross. Islam has obliged its believers to save themselves and their society from evil. In this way, Islam has ordered man to practice good deeds and to try to make the society also a good doer. Islam has pointed out the corrupting elements in the society which prove to be fatal for the society. Islam wants to establish a pure society based on good and goodness. Islam eliminates the classes of people in the society and puts everyone in the same line. However, according to piety and abstinence, a pious and abstinent person is said to be close to Allah Almighty. Because pious people are people with the best character in society. In this article, Islamic teachings about society and which roles in society are essential for the establishment and survival of a good and pure society and what principles Islam has made for a good society have been discussed in detail.

Keywords: Islam, Establishment, Society, Behavior, Purity, Permissions, Restrictions.

انسان ایک دوسرے سے مل جل کر رہنے کا عادی ہے۔ انسان اجتماعی زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کی ضرورت ہوتا ہے۔ اسی ضرورت کے تحت اجتماعی زندگی گزارتا رہا۔ اس اجتماعی زندگی نے ہی معاشرے کو تشکیل دیا۔ انسان معاشرے میں رہ کر ہی ترقی اور بقا حاصل کر سکتا ہے۔ معاشرہ افراد ہی سے بنتا ہے۔ معاشرے کے افراد ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ معاشرے کا استحکام اس کے افراد کے مثبت و تعمیری کردار پر ہوتا ہے۔ اگر کسی معاشرے کے افراد نفسانی خواہشات کے حصول میں لگ جاتے ہیں تو اس کی وجہ سے معاشرے کے استحکام کو نقصان پہنچتا ہے۔ معاشرے میں فرد

کا مثبت کردار اہمیت کا حامل ہے۔ تو اسی طرح خاندانی نظام بھی بنیادی عنصر ہے۔ اگر افراد یا خاندانوں کا نظام منتشر ہو جائے تو اس کے اثر سے پورا معاشرہ ہی منتشر ہو جائے گا۔

معاشرے کی بنا نظریہ نظریات پر ہوتی ہے۔ معاشرہ نظریے یا نظریات کی وجہ سے ہی تشکیل پاتا ہے۔ یعنی معاشرہ کچھ مشترک نظریات کا حامل ہوتا ہے۔ ان مشترک نظریات کی وجہ سے مشترکہ اقدار پیدا ہوتے ہیں۔ معاشرہ ان مشترکہ قدروں کی حفاظت کرتا ہے۔ نظریات کا مشترک ہونا اور اقدار کا اشتراک باہمی مفادات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ان کے تحفظ کے نتیجے میں معاشرے میں ثقافت جنم لیتی ہے۔ وہ ثقافت اس معاشرے کی پہچان بن جاتی ہے۔ معاشرے کی اس پہچان کو باقی رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا اس معاشرے کی اجتماعی قوت کی دلیل ہوتی ہے۔

بہترین معاشرہ

ایسا معاشرہ جس کو بہترین معاشرہ کہا جا سکے اس معاشرے میں مساوات بنیادی عنصر ہے۔ جن معاشروں میں مساوات نہیں پائی جاتی وہ معاشرے درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ مساوات کے معاملے میں لوگوں کی بحیثیت انسان مساوات، سیاسی اعتبار سے مساوات، معاشی اعتبار سے مساوات، قانونی اور معاشرتی مساوات ضروری اجزاء ہیں۔ اکثر معاشرے صرف مساوات کے اصول کے محض قائل ہی ہوتے ہیں مگر عملی طور پر ان کو نافذ کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ایسے معاشرے بہترین معاشرے یا مثالی معاشرے نہیں کہلاتے۔

کسی بھی معاشرے کی بنا اس کے افراد کی ذہنی سوچ کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر وہ افراد مل کر اپنے معاشرے میں کچھ اصول و قواعد بنا کر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ جب ایک مرتبہ کوئی معاشرہ تشکیل پاتا ہے تو پھر بعد میں آنے والوں کو اس معاشرے میں نہ چاہتے ہوئے بھی رہنا پڑتا ہے۔ البتہ معاشرے میں اچھائی کے عناصر کو فروغ دینا اور معاشرے کی ترقی میں معاون و مددگار بننا ہر ایک فرد پر لازم ہو جاتا ہے۔ ریاستی احکامات کی طرح معاشرے کے اصولوں کی پابندی کرنا یا نہ کرنا قابل مواخذہ نہیں ہوتے۔ دنیا کے جتنے بھی معاشرے وجود میں آئے ہیں ان سب کی بناء مطالبہ حقوق (حقوق کی طلب) پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اسلامی معاشرہ جس کی بنا ایتائے حقوق پر مبنی ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرے میں ہر ایک فرد کو اپنے اپنے فرائض کو پورا کرنے کا پابند بنایا جاتا ہے۔ جب فرائض پورے ہوں گے تو اس کی وجہ سے دوسروں کو ان کا حق مل جائے گا۔ کیوں کہ دوسروں کے حقوق پورے کرنا بھی فرد کے فرائض میں شامل ہوتا ہے۔ اس طرح ایتائے حقوق والے معاشرے میں کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی۔ اسلامی معاشرے کی بنا اور اس کے قواعد اللہ رب العزت کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرے کا اصل مقصد اسلامی احکامات کی پیروی کر کے معاشرے میں خالق کے قانون کو فروغ دینا ہی ہے۔ اسلامی معاشرے میں اللہ رب العزت کے قانون کو غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس معاشرے کے بہترین اور اچھے کردار تقوی کی بنیاد پر ہی ہوتے ہیں۔ جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو گا وہی اس معاشرے میں سب سے زیادہ معزز و مکرم اور اپنے مالک کے قریب ہو گا۔ دوسرے معاشروں میں ذات پات اور اونچ نیچ والا اصول موجود ہوتا ہے مگر اسلامی معاشرے کے اندر یہ طبقاتی نظام مفقود ہوتا ہے۔ انسانوں کو برابری کا درجہ دیا گیا ہے۔ کسی کو بھی فوقیت نہیں دی گئی۔ فوقیت کی بنیاد صرف تقوی ہی کو قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کی طرف سے انسانی معاشرے میں ہر ایک انسان کو برابر کا درجہ دے کر عظمت انسانی کو برقرار رکھا گیا ہے۔ جس طرح اللہ رب العزت نے انسانوں کو اشرف المخلوقات کا درجہ دے کر عزت بخشی اسی طرح دنیا کے باقی چیزوں کو انسانوں کے لیے بنا کر خدمت پر مامور بنا کر عظمت انسانی کو ظاہر فرمایا۔ اللہ رب العزت اس بارے میں فرماتے ہیں: "هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔"[1]

خالق کائنات نے یہ بھی بتا دیا کہ زمین پر موجود ہر چیز کو انسانوں کے فائدہ کے لئے ہی بنایا ہے تو یہ بھی بتا دیا کہ ہر چیز کو انسان کی خدمت پر مامور بھی کر دیا ہے۔ اس سے کائنات کو اپنی حکمت سے چلا رہا ہے۔ اس کائنات کا نظام دہریوں کے نظریے کے مطابق خود بخود نہیں چل رہا بلکہ ایک منظم قاعدے کے تحت چلایا جا رہا ہے۔[2]

---

[1] القرآن 2 : 29

Al-Quran 2 :29

[2] القرآن 44 : 38،39،40

ایک اور مقام پر فرمایا :

"اَوَ لَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ‌ ۚ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى‌ ؕ وَ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ لَكٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾"[3]

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ابتداء ایک ہی انسان سے فرمائی ہے۔ پھر بعد میں جب انسانوں کی آبادی بڑھتی گئی تو انسان خاندان، برادری اور قوم میں منقسم ہو کر پھیلنے لگے۔ اللہ رب العزت نے انسان کو اس کی اصلیت بتا کر یہ بھی بتا دیا کہ صرف ایک ہی جان سے پیدا کیے گئے ہو۔ اس اعتبار سے سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ خالق نے یہ بتا کر وحدت انسانیت کی بنیاد بتائی۔[4]

اسلام نے انسانوں کو یہ بتایا کہ انسان کے لیے تین چیزیں ایسی ہیں جن کی بناء پر انسان کی پہچان بنتی ہے۔ ایک یہ کہ انسان ذات کی بنیاد ایک مرد اور ایک عورت ہی ہے دوسری اس کے قبائل اس کی پہچان کے لئے ہوتے ہیں اور تیسری چیز انسان کا کردار جو اس کے اچھے اور برے عمل کی بنا پر متعین ہوتا ہے۔ اسلام نے انسانوں کے طبقاتی نظام کی جگہ برابری والا نظام دیا ہے۔ آباء واجداد پر فخر کی جگہ پر بھی یکسانیت کا نظام رکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری خطبے میں صحابہ کرام کے ایک بہت بڑے مجموعے کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، مگر تقویٰ کے ساتھ۔"[5]

اللہ رب العزت نے پہلے دور کے آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سماج میں عدل و انصاف کے تقاضے کے تحت سب کے ساتھ یکسانیت والا معاملہ کرنے کا حکم ہے۔[6]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ۔"[7]

فتح مکہ والے دن لوگوں کو خطاب فرمایا:

Al-Quran 44 : 38,39,40

[3] القرآن 30 : 8

Al-Quran 8 : 30

[4] القرآن 4 : 1

Al-Quran 1 : 4

[5] احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد، المسند، کتاب: حج افراد، حج قران اور حج تمتع کرنے والے کے طواف کے بیان میں، باب: ایام تشریق کے وسط میں خطبہ دینے کا بیان، حدیث نمبر 4568

Ahmad ibn Hanbal, Abu Abdullah ibn Mohammed, Al -Masand, Book: In the statement of the pilgrimage of Hajj people, Hajj Quran and pilgrimage, Chapter: The statement of the sermon in the middle of the day, Hadith No. 4568

[6] القرآن 16: 90

Al-Quran 90 :16

[7] مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد القشیری، نیشاپوری، الصحیح المسلم، کتاب: جنازے کے احکام و مسائل، باب: نوحہ کرنے کے بارے میں سختی (سے ممانعت)، حدیث نمبر 2160

Muslim, Abul Hussain ibn al -Hajjaj ibn Muslim ibn Ward al -Qashiri, Nishapuri, Sahih al -Muslim, Book: Rules and Issues of Funeral, Chapter: Strictly prohibited (prohibited), Hadith No. 2160

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا، فَالنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللَّهِ، وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ، وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ۔"[8]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ: مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ: أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ۔"[9]

حقوق کو احسن طریقے سے ادا کرنے والا بہترین لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنا عمل بھی اس بات کی توثیق کرتا ہے۔

"ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ایک خاص عمر کا اونٹ واپس لینا تھا۔ وہ لینے آیا تو آپ نے فرمایا: اس کو دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ ملا۔ آپ نے فرمایا: یہی دے دو۔ اس نے (بطور تشکر) کہا: آپ نے مجھے زیادہ دے دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو (دوسروں کے حقوق کی) ادائیگی میں اچھے ہوں۔"[10]

اسلام انسان کی عظمت کا تصور پیش کرتا ہے۔ اسی عظمت کی بنا پر ایک مثالی معاشرے کو تشکیل دیا۔ اسلام نے انسانوں کے آپسی معاملات اور تعلقات کے کچھ اصول متعارف کروائے۔ اگر ان پر عمل کیا جائے تو وہ معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ غیروں نے تو اسلامی تعلیمات سے انحراف کیا اور اپنی عقل کی پیروی کی۔ مگر بد قسمتی سے مسلمان بھی اسی راستے پر چلنے کو بھول کر بھٹک گئے ہیں۔ اسلام نے انسان کو ہی اپنا موضوع بنایا ہے۔ اگر کوئی اپنی حیثیت اور اپنے درجے کو پہچان لے تو اللہ رب العزت کے بعد درجہ تو انسان کا ہی آتا ہے۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں نے بھی اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے پر غیروں کے طریقوں کو ترجیح دی۔ دوسروں کے معاشروں سے اثر لے کر ان کی اقتدا میں اپنی اصلیت ہی کھو دی۔ انسانیت کے اعلی درجے کو بھول گئے۔ عقل پرستی کے اصولوں پر چلنے لگے اس کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمان آج پوری دنیا میں ذلیل و رسوا ہو رہا ہے۔

اللہ رب العزت نے حضرت انسان کو شرف عطا فرما کر عظمت عطا کی ہے۔[11]

انسان کو عظمت بخشنے کے لئے اپنی نوری مخلوق یعنی فرشتوں سے بھی سجدہ کروایا۔[12]

---

[8] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب: تفسیر قرآن مجید، باب: سورۃ الحجرات سے بعض آیات کی تفسیر، حدیث نمبر 3270

Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Sunan Tirmidhi, Book: Tafseer Quran, Chapter: Interpretation of some verses from Surah Al -Hijrah, Hadith No. 3270

[9] ابو داؤد، ایضاً، حدیث نمبر 5116

Ibid , Abu Dawood Hadith No. 5116

[10] نسائی، ابو عبد الرحمٰن بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، سنن نسائی، کتاب: خرید و فروخت سے متعلق احکام و مسائل، باب: کسی سے حیوان قرض لینا، حدیث نمبر 4622

Nassai, Abu Abdulrahman ibn Bin Ali ibn Sanan ibn Bah ibn Bin Dinar, Sunan Nasai, Book: Rules and Issues related to Sale, Chapter: Borrowing from someone, Hadith No. 4622

[11] القرآن 95 : 4

Al-Quran 4 : 95

[12] القرآن 2: 34

Al-Quran 34 : 2

انسان کے لیے اس کی عظمت میں اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کو اپنا نائب بتایا ہے۔[13]

اللہ رب العزت نے انسان کو زندگی گزارنے کے طریقے بتا کر بہترین طرز زندگی کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔انسان کے لئے زندگی گزارنے کے ساتھ معاشرے میں رہنے کے لئے بھی کچھ اصول وضوابط عطا فرمائے ہیں۔ جن پر عمل کر کے انسان بہترین اور مثالی معاشرہ قائم کر سکتا ہے۔اللہ رب العزت کی طرف سے عطا کردہ طریقوں پر عمل کر کے انسان معاشرے کے بہترین کردار کا مالک بن سکتا ہے۔ایسا معاشرہ جو قابل مدح ہو۔ معاشرے کا ایسا کردار بننے کے لئے قرآن وحدیث میں کچھ اصول بیان فرمائے گئے ہیں۔ان پر پابندی سے عمل کرنے سے انسان وہ کردار حاصل کر سکتا ہے۔ان کی مثال کچھ اس طرح ہے:

سماج کے بہترین کردار کے حصول کے لیے پہلا اصول یہ ہے کہ انسان نفس کی پیروی سے خود کو بچائے۔ نفس کی خواہش کی پیروی انسان کو اللہ رب العزت کے راستے سے گمراہ کر دیتی ہے اور انسان میں برائیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ پھر انسان صحیح وغلط کی تمیز جھج بھول جاتا ہے۔ دوسرا اصول عدل و انصاف پر عمل پیرا رہنا ہے۔ ہر کسی کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کرنے سے کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہو گی۔ ہر کسی کو اس کا اپنا صحیح مقام بھی مل جائے گا۔[14] اللہ رب العزت نے انسانوں کو مختلف حالتوں میں رکھا ہے تا کہ وہ انسانوں کا امتحان لے سکے۔[15]

اس عظمت انسانی سے مراد کسی مخصوص طبقے کی برتری ہر گز نہیں ہے۔ بحیثیت مخلوق سارے انسان برابر ہیں۔ صرف تقوی اور پرہیز گاری عظمت کی بنیاد بنی۔ ہر سماج میں رہنے والے لوگوں کے مختلف سوچیں، مختلف اذہان اور مختلف خوبیوں اور خامیوں کے حامل ہوتے ہیں۔ ہر سماج میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے کردار کی وجہ سے باقی لوگ ان کی عزت کرتے ہیں، ان کے ساتھ احترام سے پیش آتے ہیں اور وہ عزت واحترام دل کی سچائی سے کی جاتی ہے۔اس کے برعکس کچھ ایسے کردار بھی ہوتے ہیں جن سے دوسرے افراد ہر وقت خوفزدہ رہتے ہیں۔اپنی عزت بچانے کی وجہ سے ایسے لوگوں کی عزت تو کی جاتی ہے مگر وہ دل کی خوشی سے نہیں کی جاتی۔

اس طرح ہر معاشرے میں برے بھلے کردار کے حامل افراد موجود ہوتے ہیں۔ ہر معاشرے کے بہترین اور برے کرداروں کے لیے اپنے اپنے پیمانے ہوتے ہیں۔اسلامی معاشرے کی بنیاد، اس کے نظریات، اعلیٰ نصب العین اور بلند اخلاقی اقدار ہیں۔ یہ ساری چیزیں اسلامی ثقافت کے زمرے میں آتی ہیں۔اسلامی معاشرے کی ثقافت کی اصل روح اس کے الہامی اصول ہیں۔ان اصولوں میں توحید باری تعالیٰ، رسالت، انسانی عظمت، جوابدہی کا تصور اور تقویٰ شامل ہیں۔اسلامی معاشرے میں تقوی ہی اہمیت کا حامل عنصر ہے۔اس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾"[16]

متقی شخص معاشرے کا بہترین کردار ہوتا ہے اور اللہ رب العزت کے ہاں بھی اس کو مقام حاصل ہے۔[17]

---

[13] القرآن 2: 30
Al-Quran 30 : 2

[14] القرآن 38: 26
Al-Quran 26 : 38

[15] القرآن:1654
Al-Quran 1654

[16] القرآن4: 1
Al-Quran 1 : 4

[17] القرآن49: 13
Al-Quran 13 : 49

"رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ انسانوں میں کون سب سے زیادہ شریف ہے تو آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔"[18]

اسلامی سماج میں سارے معاشرتی آداب، عبادات، اخلاقیات اور نیکی کرنا وغیرہ کا اصل مقصد تقوی کا حصول ہی ہوتا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکواۃ، حسن معاشرت، اچھے اخلاق، صدقات، خیرات اور اس طرح کی ساری فرضی اور نفلی عبادات وغیرہ تقوی کو حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

متقی شخص حقوق کی ادائیگی میں آخرت کے انجام کو سامنے رکھتا ہے. اس کو یہ بات ہر وقت مستحضر ہوتی ہے کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے حضور پیش ہونا ہے۔ اپنے ہر ایک عمل کا حساب دینا ہے۔ برے بھلے کا بدلہ ملے گا۔ حقوق کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ ایسے لوگ تنہائی میں بھی اپنے رب سے بھی ڈرتے ہیں اور پوشیدہ طور پر چھپے ہوئے نافرمانی کرنے سے بھی ڈرتے ہیں۔ ان کو پتہ ہوتا ہے کہ سب اعمال محفوظ ہو رہے ہیں۔[19]

آخر میں ان کا شقی یا سعید ہونے کا فیصلہ ان کے کردہ اعمال پر ہی ہوگا۔ ایسے لوگ برائی کے دنیاوی واخروی انجام سے بھی باخبر ہوتے ہیں اور نیکی کے انجام سے بھی۔ چاہے وہ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں، ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں، ہجوم میں ہوں یا تنہائی میں ہوں۔ جب اس دن شقاوت ملے گی تو صرف کف افسوس ملنے کے علاوہ کچھ بھی نصیب نہ ہوگا اور سعادت نصیب ہوئی تو بہت بڑی خوشی کی بات ہوگی۔[20]

"وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾"[21]"وَ وُضِعَ الۡکِتٰبُ فَتَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا فِیۡہِ وَ یَقُوۡلُوۡنَ یٰوَیۡلَتَنَا مَالِ ہٰذَا الۡکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیۡرَۃً وَّ لَا کَبِیۡرَۃً اِلَّاۤ اَحۡصٰہَا ۚ وَ وَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَ لَا یَظۡلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾"[22]"وَ کُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰہُ طٰٓئِرَہٗ فِیۡ عُنُقِہٖ ؕ وَ نُخۡرِجُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلۡقٰىہُ مَنۡشُوۡرًا ﴿۱۳﴾ اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ﴿۱۴﴾"[23]"وَ لَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾"[24]"وَ مَا کُنۡتُمۡ تَسۡتَتِرُوۡنَ اَنۡ یَّشۡہَدَ عَلَیۡکُمۡ سَمۡعُکُمۡ وَ لَاۤ اَبۡصَارُکُمۡ وَ لَا جُلُوۡدُکُمۡ وَ لٰکِنۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعۡلَمُ کَثِیۡرًا مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۲﴾"[25]
"یَّوۡمَ تَشۡہَدُ عَلَیۡہِمۡ اَلۡسِنَتُہُمۡ وَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَرۡجُلُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾"[26]

رسول اللہ ﷺ نے معاشرے کے بہترین کردار اور افراد کی نشان دہی فرماتے ہوئے کچھ اوصاف بیان فرمائے۔

---

[18]بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، کتاب: قرآن مجید کی تفسیر کے بیان میں، باب: آیۃ(لقد کان فی یوسف واخوتہ۔۔۔۔۔۔الآیۃ) کی تفسیر حدیث نمبر 4689

Bukhari, Abu Abdullah Mohammed bin Ismail, Sahih al -Baqari, Book: In the statement of the interpretation of the Quran, Chapter: Ayat (Lakh Kahn per Yusuf and Akhuta ... Alai) Hadith No. 4689

[19]القرآن50: 16،17،18

Al-Quran 50 : 16,17,18

[20]القرآن79: 40

Al-Quran40 : 79

[21]القرآن2: 4

Al-Quran 4 : 2

[22]القرآن18: 49

Al-Quran 49 :18

[23]القرآن17: 13،14

Al-Quran 17 : 13,14

[24]القرآن17: 36

Al-Quran 36: 17

[25]القرآن41: 22

Al-Quran 22 :41

[26]القرآن24: 24

Al-Quran 24 : 24

"ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا .(حديث مرفوع) (حديث موقوف) وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ"۔[27]

متقی

کسی بھی معاشرے میں متقی لوگ بہترین کردار کے حامل ہوتے ہیں۔ متقی اتقا سے ہے۔اس کا لغوی معنیٰ ہے جس چیز سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو اس سے بچنا، یا کسی مصیبت یا آفت ظہور سے ڈرتے رہنا۔اصطلاح میں ایسی چیزوں سے خود کو بچانا جو آخرت کے لیے نقصان دہ ہوں۔[28]

یعنی متقی شخص خود کو ہر ایک بری چیز سے بچانے کی کوشش کرتا ہے جو اس کو گناہ کی طرف لے جائے اور اس کی آخرت خراب ہو جائے۔ متقی شخص قانون کی خلاف ورزی اور ممنوعات سے اجتناب کرتا ہے۔ متقی شخص اللہ رب العزت کو ہمیشہ حاضر و ناظر جان کر خود کو برائیوں سے دور رکھتا ہے۔ یہ سوچ اور عقیدہ انسان کے دل سے شر کی چاہت کو ختم کر دیتا ہے اور خیر کے کاموں کی رغبت پیدا کرتا ہے۔ متقی خیر کا کام کرنے سے اللہ رب العزت کی رضا کا متلاشی ہوتا ہے اور اپنے مالک کی نافرمانی سے نفرت کرتا ہے۔ تقویٰ ایک ممدوح خوبی ہے۔ متقی شخص کے دل میں اللہ رب العزت کی بڑائی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ اپنے ہر کام کے انجام سے ڈرتا رہتا ہے۔ متقی شخص تقویٰ کی بنا پر اسلامی معاشرے میں روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ایسے بہترین کردار کے لوگ اپنی جواب دہی اور تقویٰ کی بنا پر معاشرے میں فوقیت رکھتے ہیں۔ان کی وجہ سے اسلامی تہذیب و ثقافت کو حیات ملتی ہے اور اسلامی معاشرہ دوسرے معاشروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اللہ رب العزت متقی لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔[29]

"عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّہُ قَالَ: جَاۗءَ ہُ ابْنُہُ عَامِرٌ فَقَالَ: اَیْ بُنَیَّ اَفِی الْفِتْنَۃِ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَکُوْنَ رَاْسًا! لاَ وَاللّٰہِ! حَتّٰی اُعْطٰی سَیْفًا اِنْ ضَرَبْتُ بِہٖمُؤْمِنًانَبَاعَنْہُ،وَاِنْضَرَبْتُبِہٖکَافِرًاقَتَلَہُ،سَمِعْتُرَسُوْلَاللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ التَّقِیَّ۔))"[30]

متقی لوگوں کا شمار ولی اللہ میں ہوتا ہے۔ایسے لوگوں کو غم اور رنج سے خلاصی نصیب ہوتی ہے۔[31]

منتظم

کسی بھی معاشرے کی بنیادی اجزاء میں افراد بھی شامل ہوتے ہیں۔ معاشرہ ان ہی افراد کے مجموعے کو کہا جاتا ہے۔افراد کا اجتماعی وجود معاشرے کیلئے لازمی عنصر ہوتا ہے۔ایسے افراد جو آپسی نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کی جستجو میں رہتے ہیں وہ لوگ بھی معاشرے کے بہترین کرداروں میں شامل ہیں۔ایسے افراد

---

[27] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب: زہد، ورع، تقویٰ اور پرہیز گاری، باب: دنیا کی مثال چار قسم کے لوگوں کی مانند ہے، حدیث نمبر 2325
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Sunan Tirmidhi, Book: Zahid, Wa'a, piety and piety, Chapter: The example of the world is like four types of people, Hadith No. 2325

[28] گجراتی، عبدالرشید، مولانا، شرح الفاظ القرآن، جلد اول، اشاعت ثانی، پاکستان، کراچی، شمسی پبلشنگ ہاؤس 1427ھ 2006ء ، ص 11
Gujarati, Abdul Rashid, Maulana, Dar -ul -Quran, vol.1 pg.11

[29] القرآن 5: 93
Al-Quran 93: 5

[30] احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد، المسند، کتاب: اجر عظیم اور فضل کثیر کے مسائل، باب: نیک آدمی کے لئے مناسب غنی کی ترغیب کا بیان، حدیث نمبر 9341
Ahmad ibn Hanbal, Abu Abdullah ibn Mohammed, Al -Masand, Book: Issues of Reward and Grace Khyber, Chapter: Description of the encouragement of the rich for the righteous, Hadith No 9341

[31] القرآن 10: 62
Al-Quran 62 : 10

مختلف اداروں میں رہ کر منصبی فرائض کو بھی منظم طریقے سے سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی منظم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر معاشرے کے استحکام کے لئے اس کے افراد کا آپس میں ہم آہنگ اور منظم رہنا ہی ہوتا ہے۔

حقوق وفرائض کا احساس رکھنے والے کردار

معاشرے کی بقا اس کے افراد کے حقوق وفرائض کے احساس پر ہوتی ہے۔ حقوق وفرائض کے احساس سے خالی افراد والے معاشرے کی اجتماعی ختم ہو جائے گی۔ معاشرے کی اجتماعیت کے لیے بھی حقوق وفرائض کے احساس کا ہونا لازم ہے۔ معاشرے کی بقا کے لازمی عنصر اجتماعیت کی بقا حقوق وفرائض کے بنا لا محال امر ہے۔

عفت وپاکدامنی کے حامل کردار

معاشرے کے بہترین کرداروں میں عفیف اور باعصمت لوگ بھی شامل ہیں۔ انسانی فطرت میں اس کا سب سے زیادہ قیمتی عنصر اس کی پاکدامنی اور عفت ہے۔ اگر کسی کی پاک دامنی ختم ہو جائے تو اس شخص کی شخصیت داغدار ہو جاتی ہے۔ اس کی سیرت کی عظمت تباہ وبرباد ہو جاتی ہے۔ عفت کے ضائع ہونے سے انسانی اخلاق بھی خراب ہو جاتے ہیں اور طبیعت میں پہلے والی شائستگی باقی نہیں رہتی۔ عفت اور پاکدامنی کے ضائع ہونے سے اس کی طبیعت بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ پھر شیطانیت کا وار آسانی سے ہونے لگتا ہے۔ اسلام نے پاکدامنی اور عفت کو برقرار رکھنے کے لئے سخت احکامات صادر کئے ہیں۔ جب انسان اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے حلال وحرام کی تمیز کو پس پشت ڈال دیتا ہے تو وہ معاشرے کا برا عنصر بن جاتا ہے۔ اس کا اثر اس کی شخصیت کے ساتھ معاشرے کے دوسرے افراد پر بھی پڑتا ہے۔

اپنی نفسانی شہوت کو بھی پورا کرنے کے لیے قانونی طریقے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے گا تو وہ معاشرے کے بہترین کردار کے مرتبے سے گر جائے گا۔ دنیا کے دوسرے مذاہب بھی اس کے لئے قانونی طریقے یعنی شادی اور نکاح کا حکم دیتے ہیں۔ اسلام نے بھی فرد کی عظمت وپاکدامنی کی حفاظت کے لیے نکاح کا راستہ اپنانے کا حکم فرمایا ہے۔ یہ عفت وعصمت کے لیے ایک قلعے کی حیثیت رکھتا ہے۔[32]

قرآن مجید میں فرمایا:

"وَّ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ۚ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ۚ وَ اُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِہٖ مِنۡہُنَّ فَاٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ فَرِیۡضَۃً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا تَرٰضَیۡتُمۡ بِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِیۡضَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۲۴﴾ وَ مَنۡ لَّمۡ یَسۡتَطِعۡ مِنۡکُمۡ طَوۡلًا اَنۡ یَّنۡکِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ مِّنۡ فَتَیٰتِکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِکُمۡ ؕ بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَانۡکِحُوۡہُنَّ بِاِذۡنِ اَہۡلِہِنَّ وَ اٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَیۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیۡہِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَی الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ الۡعَنَتَ مِنۡکُمۡ ؕ وَ اَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۵﴾"[33]

ایسے افراد جو اپنی عفت اور پاکدامنی کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان کے لیے جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔[34]

---

[32] مودودی، ابوالاعلی، حقوق الزوجین ، پاکستان، لاہور، طبع اسلامک پبلیکیشنز 1964ء ، ص 18

Maududi, Abul Ali, Rights Al -Zujin, Pakistan, Lahore, Medical Islamic Publications 1964, .P 18

[33] القرآن 4: 24،25

Al-Quran 4 : 24,25

[34] مسلم، ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد القشیری، نیشاپوری، الصحیح المسلم، کتاب: حدود کا بیان، باب: حدود جن پر جاری کئے جائیں ان کے لیے کفارہ ہے، حدیث نمبر 4464

Muslim, Abul -Hussein Ibn al -Hajjaj ibn Muslim ibn Ward al -Qashiri, Nishapuri, Sahih al -Muslim, Book: Statement of boundaries, Chapter: The limits on which they are to be issued is atonement, Hadith No. 4464

ہمارے رسول ﷺ نے بھی سماج کے بہترین کردار بننے والوں کے لئے جو دعائیں سکھائی ہیں۔ان میں حسن اخلاق کے ساتھ پاکدامنی کے حصول کی طلب بھی سکھائی ہے۔[35]

شفقت ورحمت والا کردار

ایسے افراد جو مودت اور شفقت سے پر ہوتے ہیں وہ بھی معاشرے کے بہترین کردار ہوتے ہیں۔ایسے کرداروں سے دوسرے افراد بھی پُر امید ہوتے ہیں۔ایسے لوگ دوسروں کو اپنا سمجھ کر ان کے ساتھ محبت ورحمت والا رویہ اختیار کرتے ہیں۔معاشرہ ایک گھر کی مانند ہوتا ہے۔اس میں رہنے والے افراد ایک کنبے کے افراد کی طرح ہوتے ہیں۔شفقت اور رحمت سے بھرپور افراد کو دوسروں کے دکھ درد کا بھی احساس ہوتا ہے۔ایسے لوگ دوسروں کے لیے بے ضرر ہوتے ہیں۔دوسروں کی اصلاح کے لئے فکر مند بھی ہوتے ہیں۔

ایتائے حقوق والے کردار

وہلوگ جو حقوق کو ادا کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ایسے افراد بھی معاشرے کے بہترین کرداروں میں سے ہوتے ہیں۔یہ لوگ حقوق کی ادائیگی کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے ہوتے ہیں۔ان لوگوں کی محنت کی وجہ سے لوگوں کو ان کے حقوق مل جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں امن وامان کی صورتحال برقرار رہتی ہے۔

معاشرے میں بگاڑ پیدا ہونے کے چانسز بہت کم ہو جاتے ہیں۔ایتائے حقوق کی وجہ سے کسی پر بھی ظلم نہیں ہوتا۔ایتائے حقوق کی وجہ سے اطاعت کی ممدوح صفت جنم لیتی ہے۔جو معاشرے کے استحکام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ایتائے حقوق والے کردار خاندانی حقوق،پڑوسیوں کے حقوق،محلے،گاؤں، شہر والوں کے حقوق،سماجی حقوق،صوبائی وملکی حقوق،اندرونی اور بیرونی ممالک والوں کے حقوق،انسان اور ہر مخلوق کے حقوق،مطلب کے ہر قسم کے حقوق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ایسے لوگ اپنے معاشرے کو ایک مثالی معاشرہ بناتے ہیں۔

اخلاقی وروحانی تربیت کرنے والے کردار

ایسے کردار جو اپنی اصلاح کرنے کے بعد دوسروں کی اخلاقی وروحانی تربیت کرتے ہیں یہ بھی معاشرے کے بہترین کرداروں میں شامل ہیں۔یہ لوگ معاشرے کو بہترین افراد مہیا کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔معاشرے میں جسمانی اور ظاہری پرورش کے بعد اخلاقی وروحانی تربیت کا درجہ ہوتا ہے۔[36] انسانی جسمانی نشو نما انسان کو معاشرے کا طاقتور فرد بناتی ہے اور روحانی تربیت اور اخلاقی تربیت انسان کو معاشرے کا بہترین کردار بناتی ہے۔اخلاقی وروحانی تربیت پانے والے کردار معاشرے میں حسن سلوک والے کردار ہوتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ۔"[37]

حقوق اور صلہ رحمی کرنے والے کے لئے رزق میں وسعت اور عمر میں برکت کی بشارت سنائی گئی ہے۔[38]

---

[35] ترمذی،ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی،کتاب:مسنون ادعیہ واذکار،حدیث نمبر 3489
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Sunan Tirmidhi, Book: Masnun and Azzar, Hadith No. 3489

[36] ندوی،سید سلیمان،سیرۃ النبی،انڈیا،اعظم گڑھ،دار المصنفین 1962ء ، ج6 ،ص 244
Nadevi, Syed Solomon, Sira al -Nabi, India, Azamgarh, Darul Sanafin 1962, Vol. 6, p244

[37] ترمذی،ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی ،نیکی اور صلہ رحمی،باب:لوگوں پر مہربانی کرنے کا بیان،حدیث نمبر 1924
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Sunan Tirmidhi, Good and Salah Rahimi, Chapter: Statement of kindness to the people, Hadith No. 1924

[38] بخاری،ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل،الصحیح البخاری،کتاب:اخلاق کے بیان میں،باب:ناطے والوں سے نیک سلوک کرنا رزق میں فراخی کا ذریعہ بنتا ہے،حدیث نمبر 5986۔

اس کے بر عکس قطع رحمی کرنے والے کے لئے وعید بھی سنائی گئی ہے۔[39]

ماتحتوں سے حسن سلوک والے کردار

ایسے لوگ جو اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتے ہیں ایسے کردار معاشرے کے بہترین کرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں، ان کے ساتھ نرمی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھتے ہیں وہ لوگ اپنے معاشرے میں عزت والا مقام بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے بر عکس نے اپنی کم ظرفی دکھانے والے، تکبر اور فخر کرنے والے کردار معاشرے میں بھی ناپسندیدہ ہیں اور لوگوں کے دلوں میں بھی ایسے اداروں کے لیے نفرت ہی پائی جاتی ہے۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

"وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ﴿۳۶﴾"[40]

"عَنْ الْمَعْرُورِ، قَالَ : لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ، إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ ،فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ ۔"[41]

"عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ ۔"[42]

اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی کرنے والے کرداروں کے لیے حدیث مبارک میں بشارت بھی دی گئی ہے۔ اپنے ماتحتوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ان کی ان کی کھانے پینے میں آنت کی جائے ان کو اپنے ساتھ کھلانا چاہیے اگر اپنے ساتھ کھلا نہیں سکتے تو اپنے کھانے میں سے کچھ ان کو بھی کھانے کے لئے دے دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لحااللہقوما يرغبون عن ارقائهم ان ياكلو معهم۔"[43]

عفو و در گزر کرنے والے کردار

عفو و در گزر سے کام لینے والے لوگ ایمانی وصف کے حاملین ہوتے ہیں۔ عفو و در گزر کی صفت اسلام میں پسندیدہ صفت ہے۔ اسلام عفو و در گزر کی ترغیب دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے یہ سوال پوچھا کہ ہم اپنے ماتحت لوگوں (خدمت گزاروں) کے قصور کو کتنی مرتبہ معاف کریں؟ اس

Bukhari, Abu Abdullah Mohammed bin Ismail, Sahih al -Baqari, Book: In the statement of morality, chapter: Treating those who are good is the source of provision in sustenance, .Hadith No. 5986

[39] ایضاً باب: قطع رحمی کرنے والے کا گناہ، حدیث نمبر 5984

Izbab: The sin of the merciful, Hadith No. 5984

[40] القرآن 4: 36

Al-Quran 4 : 36

[41] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، کتاب: ایمان کے بیان میں، باب: گناہ جاہلیت کے کام ہیں، حدیث نمبر 31

Bukhari, Abu Abdullah Mohammed bin Ismail, Sahih al -Baqari, Book: In the statement of Faith, Chapter: Sin are the works of ignorance, Hadith No. 31

[42] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب: آداب واخلاق کا بیان، باب: غلام اور لونڈی کے حقوق کا بیان، حدیث نمبر 5162

Abu Dawud, Sulaiman ibn Ash'at Sajjani, Sunan Abi Dawood, Book: Statement of Etiquette and morals, Chapter: Statement of the Rights of Ghulam and Lunded, Hadith No. 5162

[43] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، ادب المفرد، باب: جل یجلس خادمہ اذا اکل ، پاکستان، کراچی، نور محمد کتب خانہ ، ص 176

Bukhari, Abu Abdullah Mohammed bin Ismail, Literature Al -Fard, Chapter: Jaljasal Khadimah Akal, Pakistan, Karachi, Noor Muhammad Books, p 176

شخص کے سوال پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ پھر اس شخص نے اپنا سوال دہرایا۔ اس دفعا بھی رسول اللہ ﷺ خاموش ہی رہے۔ جب اس شخص نے تیسری بار سوال کیا تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "كل يوم سبعين مرة۔" ترجمہ: ہر روز ستر دفعا معاف کیا کرو۔[44]

تعاون علی البر کرنے والے کردار

ایسے کردار جو نیکی کے کاموں میں دوسروں کی اعانت کرتے ہیں ایسے لوگ بھی معاشرے کے بہترین کرداروں میں شامل ہیں۔ برائی معاشرے کی بقا، استحکام اور ترقی میں حائل ہوتی ہے اور اس کے برعکس نیکی معاشرے کے امن وامان، بقا، استحکام اور ترقی میں معاون و مددگار ہوتی ہے۔ جس معاشرے میں ایسے لوگ موجود ہوں جو خود نیکی کرنے کے ساتھ نیکی کرنے والوں کے معاون بھی ہوں۔ ایسا معاشرہ اپنی بقا کے ساتھ اپنے استحکام میں بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔

خالق کائنات نے نیکی کے کاموں میں معاونت کرنے اور برائی کے کاموں میں مدد نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

"وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾"[45]

ایسے کردار کے حاملین افراد معاشرے میں موجود دوسرے افراد کے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات کو ختم کرنے میں اپنی کاوشیں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگ باہمی مصالحت کے قائل ہوتے ہیں اور مصلحت کے ساتھ معاملات کو حل کرنے والے ہوتے ہیں۔

محافظ

معاشرے میں ایسے لوگ جو امن وامان اور حفاظت کے معاملات میں کوشاں رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی معاشرے کے بہترین کرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ معاشرے میں موجود دوسرے لوگوں کی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بدولت باقی افراد چین اور سکون کے ساتھ رہتے ہیں۔

ایماندار

یہ لوگ معاشرے میں مختلف کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔ مختلف عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ اپنے منصبی فرض میں ایمانداری اختیار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو مختلف کاروبار، اداروں یا ہنروں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جب ایمانداری سے اپنا کام کاج کرتے ہیں تو معاشرے کو اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور خوشحالی آتی ہے۔ ایسے لوگ بھی معاشرے کے بہترین کرداروں کی صف میں شامل ہیں۔

اہل علم اور معلم

کسی بھی معاشرے کے بہترین افراد اور کرداروں میں علم کے حاملین حضرات اور علم کی روشنی کو پھیلانے والے معلمین حضرات بھی شامل ہیں۔ معاشرے کے استحکام اور ترقی میں اہل علم اور معلمین کی اہمیت ایک مسلم حقیقت ہے۔ علم کی روشنی سے منور معاشرہ دوسرے معاشروں کی فہرست میں چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ علم کی فضیلت واہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خالق کائنات نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو منتخب فرمایا۔ انسانوں کو دوسری مخلوقات پر ترجیح اور فضیلت کی اہم وجہ بھی علم ہی ہے۔ انسانیت کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام کو بھی ملائکہ پر اس کے علم کے ہی بنا پر فوقیت دی گئی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: "وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾"[46]

---

[44] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب: نیکی اور صلہ رحمی، باب: خادم کی غلطی معاف کرنے کا بیان، حدیث نمبر 1949
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Book: Good and Salah Rahimi, Chapter: A statement of forgiveness of the servant, Hadith No. 1949

[45] القرآن 5: 2
Al-Quran 2 : 5

[46] القرآن 2: 31، 32
Al-Quran 2: 31,32

ایک اور جگہ فرمایا: "اَلرَّحۡمٰنُ ۙ﴿۱﴾عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ﴿۲﴾خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ﴿۳﴾عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ﴿۴﴾"[47]

رسول اللہ ﷺ کو بھی سب سے پہلے جو وحی بھیجی گئی وہ بھی علم ہی کی فضیلت کو واضح کرتی ہے۔

"اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾"[48]

انبیاء کرام علیہم السلام کے منصب کو بحیثیت معلم ہی پیش فرما کر اہل علم اور معلم کی اہمیت بتائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۲﴾"[49]

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: "لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ۚ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۶۴﴾ "[50]

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سکھانے والا بھیج کر احسان فرمایا۔ تو اس حساب سے جس معاشرے میں علم ہو اور علم کو سکھانے والے ہوں وہ اللہ رب العزت کی نعمت ہوتے ہیں۔ اہل علم اور علم سے ناآشنا لوگوں کے مراتب میں بھی فرق ہوتا ہے۔ دونوں طبقات برابر نہیں ہیں۔ اللہ رب العزت نے اس بارے میں ارشاد فرمایا: "اَمَّنۡ ہُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیۡلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَۃَ وَ یَرۡجُوۡا رَحۡمَۃَ رَبِّہٖ ؕ قُلۡ ہَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ٪﴿۹﴾"[51]

معلم کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو بھی معلم بتایا ہے۔

"إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي معلما ميسرًا۔"[52]

کسی بھی معاشرے میں عمدہ خلصتوں والے افراد اور شرافت والے کردار اسی معاشرے کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ نیکی کے کام کرنے والے اور نیکی کی راہ دکھانے والے کردار عظمت والے ہوتے ہیں۔ انسانیت کی اعلیٰ مثال نبوت ہوتی ہے جس کو اللہ رب العزت خود اپنے بندوں میں سے چنتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اچھے کرداروں کو نبوت کا جز بتایا ہے۔[53]

"وَعَن أبي أُمَامَة الْبَاهِلِيّ قَالَ :ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ

---

[47] القرآن55: 1،2،3،4

Al-Quran 55 : 1,2,3,4

[48] القرآن96: 1،2،3،4،5

Al-Quran 96 : 1,2,3,4,5

[49] القرآن62: 2

Al-Quran 2: 62

[50] القرآن3: 164

Al-Quran 3 : 164

[51] القرآن39: 9

Al-Quran 9 :39

[52] خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: نکاح کا بیان، باب: بیویوں کے ساتھ رہن سہن اور ہر ایک کے حقوق کا بیان، حدیث نمبر 3249

Khateeb Tabrizi, Muhammad ibn Abdullah, Muskoh al -Masabih, Book: Marriage statement, Chapter: Living with wives and describing the rights of each, Hadith No. 3249

[53] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب: اداب واخلاق کا بیان، باب: سنجیدگی اور وقار سے رہنے کا بیان، حدیث نمبر 4776

Abu Dawud, Sulaiman ibn Ash'at Sajjani, Sunan Abi Dawood, Book: Statement of Edit and Ethics, Chapter: Serious and Dignity statement, Hadith No. 4776

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى معلم النَّاسِ الْخَيْرَ»۔"[54]

"أَبو عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ، يَقُولُ: عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ۔"[55]

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو علم کے اضافے کے لئے دعا مانگنے کی بھی ترتیب دی ہے۔

"وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾"[56]

رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن مجید کو سیکھنے اور سکھانے والے کے لئے بہترینہونے کی فضیلت سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل علم اور معلمین معاشرے کے بہترین کردار وافراد ہیں۔

" خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔"[57]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اہل علم لوگ معاشرے کے دوسرے لوگوں کی صحیح سمت میں رہنمائی کرنے والے ہیں اور جاہل لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔

نتائج بحث

ہر معاشرے کے ایسے افراد جو انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے معاشرے کی بقا، ترقی اور استحکام قائم ہو۔ ایسے کردار جو نیکی کو فروغ دینے والے اور امن وامان کے لئے اپنی کاوشیں صرف کرتے ہیں۔ ایسے بہترین کردار معاشرے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایسے کرداروں کی وجہ سے معاشرے اپنا وجود برقرار رکھتے ہیں۔ ایسے بہترین کرداروں سے اچھائی کی ہی امید کی جاتی ہے۔ ہر معاشرے کے بہترین کردار اس معاشرے کے بنیادی عناصر ہوتے ہیں۔

تجاویز

1. معاشرے کے بہترین کرداروں کی حوصلا افزائی کی جائے۔ ہر ایسا فرد جو معاشرے کے فلاح کے لئے کوشش کرے اس کی معاونت کی جائے۔ لوگوں میں معاشرے کے بہترین کردار اپنانے کا جذبہ جگایا جائے۔
2. معاشرے کے بہترین کرداروں کا ساتھ دیا جائے۔ ان کی محنت کو سراہا جائے۔ ان کے لئے راہ ہموار کی جائے۔
3. محققین، مصنفین، مقررین، مواعظین اور شعراء حضرات کو چاہیئے کہ معاشرے کے بہترین کرداروں کی اہمیت اور افادیت کو عام کریں۔ عوام کو ایسا کردار اپنانے کی ترغیب دیں۔ اپنے مضامین، خطبات، تقاریر اور شاعری میں معاشرے کے بہترین کرداروں کو اجاگر کریں۔
4. علمی وادبی اداروں کو چاہیے کہ معاشرے کے بہترین کرداروں کی اہمیت وافادیت پر مختلف سیمینارز، کانفرنسز، ورکشاپس اور لیکچر پروگرام منعقد کرواکر عوام کو بھی ایسے پروگرامز میں مدعو کر کے اس کو عام کرنے کی کوشش کی جائے۔

---

[54] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: علم اور اس کی فضیلت کا بیان، حدیث نمبر 213
Suspicious, Book: Statement of Knowledge and His Virtue, Hadith No. 213

[55] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب: علم اور فہم دین، عبادت پر علم وفقہ کی فضیلت کا بیان، حدیث نمبر 2685
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Book: Knowledge and understanding of religion, a statement of the virtues of knowledge and jurisprudence on worship, Hadith No. 2685

[56] القرآن 20:114
Al-Quran 20: 114

[57] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب: قرآن مجید کے مناقب وفضائل، باب: تعلیم قرآن کی فضیلت، حدیث نمبر 2909
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa, Sunan Tirmidhi, Book: The Holy Quran, Chapter: The Virtue of the Quran, Hadith No. 2909

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)